

Civics

سوکس



کلاس: 12th

مضمون: سوکس

باب 6: اسلامی جمہوریہ پاکستان اور دنیا (مشقی سوالات)

(مشقی سوالات) ❖

حصہ اول (معروضی)

1. عوامی جمہوریہ چین کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ا) 1947

(ب) 1949

(ج) 1951

(د) 1953

2. اقوام متحدہ کی معاشی و معاشرتی کونسل کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟

(ا) 34

(ب) 44

(ج) 54

(د) 64

3. اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس 1969ء میں کس شہر میں منعقد ہوا؟

(ا) رباط ✓

(ب) جدہ

(ج) کراچی

(د) تہران

4. اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ا) 1964

(ب) 1975

(ج) 1985 ✓

(د) 1990

5. 24 اکتوبر 1945ء کو کس ادارے کا قیام عمل میں آیا؟

(ا) اقتصادی تعاون کی تنظیم

(ب) اسلامی کانفرنس کی تنظیم

(ج) اقوام متحدہ ✓

(د) علاقائی تعاون برائے ترقی

6. پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ کب ہوا؟

1971 (ا)

1969 (ب)

1967 (ج)

1965 (د)

7. پاکستان اور افغانستان کی سرحد کی لمبائی کتنی ہے؟

2240 کلومیٹر (ا)

2246 کلومیٹر (ب)

2250 کلومیٹر (ج)

2252 کلومیٹر (د)

8. پاکستان اور بھارت کے درمیان آگرہ کانفرنس کب ہوئی؟

1999 (ا)

2001 (ب)

2003 (ج)

2005 (د)

9. اقوام متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ کون سا ہے؟

جنرل اسمبلی (ا)

(ب) بین الاقوامی عدالتِ انصاف

(ج) سلامتی کونسل

(د) معاشی و معاشرتی کونسل

10. پاکستان اور افغانستان کے درمیان سفارتی تعلقات کی ابتدا کب ہوئی؟

(ا) 1948

(ب) 1950

(ج) 1952

(د) 1954

2. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

i. ڈیورنڈ لائن سے کیا مراد ہے؟

جواب:

ڈیورنڈ لائن وہ سرحد ہے جو 1893ء میں پاکستان (برطانوی ہندوستان) اور افغانستان کے درمیان قائم کی گئی۔ یہ سرحد سر مورٹیمر ڈیورنڈ اور افغان حکمران امیر عبدالرحمن خان کے درمیان معاہدے کے تحت طے ہوئی۔

ii. معاشی و معاشرتی کونسل کون سے فرائض سر انجام دیتی ہے؟

جواب:

اقوام متحدہ کی معاشی و معاشرتی کونسل دنیا میں معاشی ترقی، سماجی بہبود، تعلیم، صحت، انسانی حقوق اور غربت کے خاتمے کے لیے سفارشات اور منصوبہ بندی کرتی ہے۔

iii. اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب:

اقتصادی تعاون کی تنظیم کا مقصد رکن ممالک کے درمیان تجارت، صنعت، زراعت، ٹرانسپورٹ اور معاشی ترقی کو فروغ دینا اور باہمی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔

iv. پاکستان اور ایران کے درمیان سرحدی سمجھوتہ کب ہوا؟

جواب:

پاکستان اور ایران کے درمیان سرحدی سمجھوتہ 1959ء میں طے پایا۔

v. سندھ طاس معاہدے سے کیا مراد ہے؟

جواب:

سندھ طاس معاہدہ 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ہوا جس کے تحت دریاؤں کے پانی کی تقسیم طے کی گئی۔ اس معاہدے میں پاکستان کو مغربی دریاؤں کا حق دیا گیا۔

vi. پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان تعلقات کا آغاز کب ہوا؟

جواب:

پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان سفارتی تعلقات کا آغاز 1951ء میں ہوا۔

vii. پاکستان کی خارجہ پالیسی آزاد اور خود مختار کیوں ہے؟

جواب:

پاکستان کی خارجہ پالیسی آزاد اور خود مختار ہے کیونکہ یہ قومی مفاد، خود مختاری، اسلامی اصولوں اور عالمی امن کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، نہ کہ کسی عالمی طاقت کے دباؤ پر۔

viii. ریاست جموں و کشمیر کی آزادی کے لیے پاکستان کا کیا کردار ہے؟

جواب:

پاکستان نے کشمیر کی آزادی کے لیے سفارتی، اخلاقی اور سیاسی حمایت فراہم کی اور اقوام متحدہ میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کی۔

ix. ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ کب اور کہاں رونما ہوا؟

جواب:

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ 11 ستمبر 2001ء کو نیویارک، امریکہ میں پیش آیا۔

x. اقوام متحدہ کے قیام کے کیا مقاصد ہیں؟

جواب:

اقوام متحدہ کے قیام کا مقصد عالمی امن کا قیام، جنگوں کی روک تھام، انسانی حقوق کا تحفظ، اقوام کے درمیان تعاون اور عالمی مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔

حصہ دوم (انشائیہ) 

3. درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے:

✨ سوال نمبر 1: پاکستان کی خارجہ پالیسی کو متعین کرنے والے عوامل کی وضاحت کیجیے۔

❖ جواب:

پاکستان کی خارجہ پالیسی مختلف داخلی اور خارجی عوامل کے تحت تشکیل پاتی ہے۔ ان عوامل کی روشنی میں پاکستان اپنے بین الاقوامی تعلقات استوار کرتا ہے۔ اہم عوامل درج ذیل ہیں:

1. جغرافیائی محل وقوع

پاکستان کا محل وقوع انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ ایشیا، مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا کے سنگم پر واقع ہے۔ اس جغرافیائی حیثیت نے پاکستان کو علاقائی اور عالمی سیاست میں ایک اہم کردار دیا ہے۔

2. نظریہ پاکستان اور اسلامی اقدار

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد نظریہ پاکستان اور اسلامی اصولوں پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان مسلم ممالک سے خصوصی تعلقات قائم رکھتا ہے اور اسلامی دنیا کے مسائل میں دلچسپی لیتا ہے۔

3. قومی سلامتی اور دفاع

ملکی سلامتی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم ترین عنصر ہے۔ ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات، دفاعی معاہدے اور عالمی اتحاد اسی مقصد کے تحت طے کیے جاتے ہیں۔

4. معاشی مفادات

تجارتی روابط، بیرونی سرمایہ کاری، اقتصادی تعاون اور ترقیاتی منصوبے خارجہ پالیسی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں تاکہ ملکی معیشت کو مضبوط بنایا جا سکے۔

5. مسئلہ کشمیر

کشمیر کا مسئلہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مرکزی نکتہ ہے۔ پاکستان عالمی فورمز پر کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا ہے۔

6. عالمی حالات اور بین الاقوامی سیاست

عالمی طاقتوں کے بدلتے ہوئے تعلقات، سرد جنگ اور بعد کے عالمی حالات نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو متاثر کیا ہے۔

7. اقوام متحدہ اور عالمی اداروں کی رکنیت

پاکستان اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کا رکن ہے، جس کی وجہ سے اسے عالمی قوانین، امن اور تعاون کے اصولوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔

8. عوامی رائے اور داخلی سیاست

ملکی عوام کی سوچ، سیاسی جماعتوں کے نظریات اور داخلی سیاسی حالات بھی خارجہ پالیسی کے تعین میں اثر انداز ہوتے ہیں۔

◆ نتیجہ:

ان تمام عوامل کی روشنی میں پاکستان کی خارجہ پالیسی قومی مفاد، خود مختاری، عالمی امن اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے مرتب کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 2: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے نمایاں خدو خال کون کون سے ہیں؟

❖ جواب:

پاکستان کی خارجہ پالیسی چند واضح اور مستقل اصولوں پر قائم ہے جو اس کے بین الاقوامی طرزِ عمل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اہم خدو خال درج ذیل ہیں:

1. خود مختاری اور آزادی

پاکستان اپنی خارجہ پالیسی میں مکمل خود مختاری کو ترجیح دیتا ہے اور کسی بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کرتا۔

2. عالمی امن اور بقائے باہمی

پاکستان عالمی امن، پر امن بقائے باہمی اور تنازعات کے پُر امن حل پر یقین رکھتا ہے۔

3. اقوام متحدہ کے منشور کی پابندی

پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر، بین الاقوامی قوانین اور عالمی معاہدوں کی پاسداری کرتا ہے۔

4. اسلامی دنیا سے قربت

پاکستان مسلم ممالک کے ساتھ بھائی چارے اور تعاون کے تعلقات قائم رکھتا ہے اور امتِ مسلمہ کے مسائل کی حمایت کرتا ہے۔

5. عدم مداخلت کی پالیسی

پاکستان دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا اور اپنی داخلی خود مختاری کے احترام کا مطالبہ کرتا ہے۔

6. حق خود ارادیت کی حمایت

پاکستان مظلوم اقوام، خصوصاً کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا ہے۔

7. ہمسایہ ممالک سے بہتر تعلقات

پاکستان اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ پر امن اور خوشگوار تعلقات کا خواہاں ہے۔

8. معاشی تعاون اور ترقی

پاکستان تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون کو خارجہ پالیسی کا اہم حصہ سمجھتا ہے۔

9. دہشت گردی کے خلاف تعاون

پاکستان عالمی سطح پر دہشت گردی کے خلاف کوششوں میں تعاون کرتا ہے۔

10. قومی مفاد کا تحفظ

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی مفاد، سلامتی اور استحکام کا تحفظ ہے۔

◆ خلاصہ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی اعتدال، امن، خود مختاری اور عالمی تعاون پر مبنی ہے۔

✨ سوال نمبر 3: پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں آنے والے نشیب و فراز کا جائزہ لیجیے۔

❖ جواب:

پاکستان اور بھارت کے تعلقات برصغیر کی تقسیم 1947ء سے لے کر آج تک مسلسل نشیب و فراز کا شکار رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی نوعیت کبھی شدید کشیدگی اور کبھی محدود بہتری کی صورت میں سامنے آتی رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ تاریخی تنازعات، باہمی بداعتمادی اور علاقائی مسائل ہیں۔

1. قیام پاکستان اور ابتدائی دور (1947-1950)

تقسیم ہند کے فوراً بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان سب سے بڑا تنازع ریاستِ جموں و کشمیر کا پیدا ہوا۔ اسی مسئلے پر 1948ء میں پہلی پاک بھارت جنگ ہوئی۔ اس دور میں پانی کی تقسیم، اثاثوں کی منتقلی اور مہاجرین کے مسائل نے بھی تعلقات کو کشیدہ رکھا۔

2. 1965ء کی جنگ اور اس کے اثرات

1965ء میں کشمیر کے مسئلے پر دونوں ممالک کے درمیان دوسری بڑی جنگ ہوئی۔ اس جنگ کے نتیجے میں تعلقات انتہائی خراب ہو گئے۔ بعد ازاں تاشقند معاہدہ (1966ء) کے ذریعے جنگ بندی تو ہوئی، لیکن عوامی سطح پر بداعتمادی میں اضافہ ہوا۔

3. 1971ء کی جنگ اور شملہ معاہدہ

1971ء کی جنگ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور المناک واقعہ تھی جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا۔ اس جنگ کے بعد شملہ معاہدہ (1972ء) ہوا جس میں دونوں ممالک نے تنازعات کو باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کرنے پر اتفاق کیا۔ اس معاہدے سے وقتی طور پر تعلقات میں کچھ بہتری آئی۔

4. جوہری دور کا آغاز (1998ء)

1998ء میں بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں پاکستان نے بھی ایٹمی تجربات کیے۔ اس کے بعد دونوں ممالک جوہری طاقت بن گئے، جس سے خطے میں طاقت کا توازن تو قائم ہوا لیکن کشیدگی میں اضافہ بھی ہوا۔

5. کارگل تنازعہ اور امن کی کوششیں

1999ء میں کارگل کے واقعے نے ایک بار پھر تعلقات کو خراب کر دیا۔ تاہم اس کے بعد بس سروس، تجارت اور مذاکرات کے ذریعے تعلقات بہتر بنانے کی کوششیں کی گئیں۔ اگرہ کانفرنس (2001ء) اسی سلسلے کی ایک مثال ہے، اگرچہ یہ کامیاب نہ ہو سکی۔

6. حالیہ صورتحال اور کشیدگی

حالیہ برسوں میں بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی آئینی حیثیت میں تبدیلی، لائن آف کنٹرول پر جھڑپیں اور سخت بیانات نے تعلقات کو مزید تناؤ کا شکار کر دیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد کی فضا کمزور ہو چکی ہے۔

◆ نتیجہ:

پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں آنے والے نشیب و فراز اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسئلہ کشمیر بنیادی رکاوٹ ہے۔ جب تک اس مسئلے کا منصفانہ حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق نہیں ہوتا، دونوں ممالک کے درمیان پائیدار امن اور بہتر تعلقات قائم ہونا مشکل ہے۔ باہمی احترام، مذاکرات اور انصاف ہی خطے میں امن کی ضمانت بن سکتے ہیں۔

✽ سوال نمبر 4: چین پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے جس نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے — وضاحت

❖ جواب:

چین پاکستان کا ایک اہم ہمسایہ ملک اور قابل اعتماد دوست ہے۔ پاکستان اور چین کے تعلقات باہمی اعتماد، احترام اور خلوص پر قائم ہیں۔ دونوں ممالک نے ہر مشکل وقت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا ہے، خصوصاً چین نے پاکستان کے لیے ہمیشہ عملی مدد فراہم کی ہے۔

1. سفارتی تعلقات اور باہمی اعتماد

پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات کا آغاز 1951ء میں ہوا۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات مسلسل مضبوط ہوتے چلے گئے۔ پاکستان ان اولین ممالک میں شامل تھا جنہوں نے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کیا، جس پر چین نے ہمیشہ پاکستان کے لیے قدردانی کا اظہار کیا۔

2. سیاسی اور سفارتی حمایت

چین نے بین الاقوامی فورمز، خصوصاً اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ اسی طرح پاکستان نے بھی چین کے بنیادی مسائل

پر اس کا ساتھ دیا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان سیاسی اعتماد مزید مضبوط ہوا۔

3. دفاعی اور عسکری تعاون

چین نے پاکستان کو دفاعی میدان میں بھرپور تعاون فراہم کیا۔ دفاعی سازوسامان، مشترکہ فوجی مشقیں اور جے ایف-17 تھنڈر طیارے کی مشترکہ تیاری اس تعاون کی واضح مثالیں ہیں، جن سے پاکستان کی دفاعی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔

4. معاشی اور اقتصادی تعاون

چین نے پاکستان کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) جیسے منصوبے نے توانائی، انفراسٹرکچر اور تجارت کے شعبوں میں پاکستان کو فائدہ پہنچایا اور معاشی استحکام میں مدد دی۔

5. قدرتی آفات اور مشکل حالات میں مدد

زلزلوں، سیلابوں اور دیگر قدرتی آفات کے دوران چین نے فوری امداد، مالی تعاون اور تکنیکی مدد فراہم کی، جو دونوں ممالک کی گہری دوستی کا ثبوت ہے۔

6. عوامی سطح پر تعلقات

تعلیم، ثقافت اور عوامی روابط کے ذریعے دونوں ممالک کے عوام کے درمیان قربت میں اضافہ ہوا۔ چینی تعلیمی اداروں میں پاکستانی طلبہ کو اسکالرشپس دی جاتی ہیں۔

◆ نتیجہ:

چین اور پاکستان کی دوستی محض سفارتی نہیں بلکہ عملی اور آزمودہ ہے۔ چین نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ پاکستان کا سچا دوست اور قابلِ اعتماد ہمسایہ ملک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاک چین دوستی کو دنیا میں ایک مثالی دوستی قرار دیا جاتا ہے۔

✨ سوال نمبر 5: پاکستان کے ہمسایہ اسلامی ملک ایران کے ساتھ تعلقات بیان کیجیے۔

❖ جواب:

پاکستان اور ایران کے تعلقات مذہبی، تاریخی، ثقافتی اور جغرافیائی بنیادوں پر استوار ہیں۔ دونوں اسلامی ممالک قیامِ پاکستان کے فوراً بعد ایک دوسرے کے قریب آئے اور باہمی احترام اور تعاون پر مبنی تعلقات قائم کیے۔

1. سفارتی تعلقات کا آغاز

ایران وہ پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کا آغاز 1947ء میں ہوا، جس سے باہمی دوستی کی مضبوط بنیاد پڑی۔

2. تاریخی اور ثقافتی رشتے

پاکستان اور ایران کے درمیان صدیوں پر محیط تاریخی اور ثقافتی تعلقات موجود ہیں۔ فارسی زبان اور تہذیب نے برصغیر کی ثقافت پر گہرے اثرات چھوڑے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان قربت پیدا ہوئی۔

3. سرحدی تعلقات اور تعاون

پاکستان اور ایران کے درمیان طویل سرحد موجود ہے۔ دونوں ممالک نے سرحدی امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے تعاون کیا۔ 1959ء میں سرحدی سمجھوتہ طے پایا جس سے سرحدی مسائل حل ہوئے۔

4. دفاعی اور سلامتی تعاون

دونوں ممالک نے مختلف ادوار میں دفاعی تعاون کیا ہے۔ علاقائی امن، دہشت گردی کے خلاف اقدامات اور سرحدی سلامتی کے لیے مشترکہ کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔

5. معاشی اور تجارتی تعلقات

پاکستان اور ایران کے درمیان تجارت، توانائی اور اقتصادی تعاون کے مواقع موجود ہیں۔ ایران پاکستان کو توانائی کی فراہمی کے منصوبوں میں اہم شراکت دار رہا ہے، جبکہ تجارتی روابط بڑھانے کی کوششیں جاری ہیں۔

6. علاقائی اور عالمی امور میں تعاون

پاکستان اور ایران دونوں اسلامی ممالک ہیں اور اسلامی دنیا کے مسائل پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ دونوں ممالک علاقائی استحکام اور امن کے خواہاں ہیں۔

◆ نتیجہ:

پاکستان اور ایران کے تعلقات اسلامی اخوت، تاریخی رشتوں اور باہمی مفادات پر مبنی ہیں۔ اگر دونوں ممالک باہمی اعتماد اور تعاون کو مزید فروغ دیں تو یہ تعلقات مستقبل میں مزید مضبوط ہو سکتے ہیں۔

✽ سوال نمبر 6: پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کا جائزہ لیجیے

❖ جواب:

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات قیام پاکستان کے بعد سے ہمیشہ پیچیدہ اور اتار چڑھاؤ کا شکار رہے ہیں۔ یہ تعلقات جغرافیائی، تاریخی، نسلی، سیاسی اور سیکورٹی عوامل کی وجہ سے خاصے حساس ہیں۔

1. ابتدائی تعلقات اور سرحدی معاہدے

پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی لائن (ڈیورنڈ لائن 1893ء) ایک اہم مسئلہ رہی ہے۔ پاکستان کے قیام کے فوراً بعد افغانستان نے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا، جس سے تعلقات کشیدہ رہے۔ تاہم بعد میں افغانستان نے سرحدی مسائل پر مذاکرات کے ذریعے بات چیت کی کوششیں کیں۔

2. سفارتی تعلقات کا آغاز

پاکستان اور افغانستان کے درمیان رسمی سفارتی تعلقات 1948ء میں قائم ہوئے۔ اس کے بعد دونوں ممالک نے تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے کئی معاہدے کیے، لیکن سرحدی معاملات اور طالبان کے دور حکومت میں کشیدگی بڑھتی رہی۔

3. افغان مہاجرین کا مسئلہ

1979ء کے بعد سوویت یونین کی افغانستان پر حملے کے دوران لاکھوں افغان مہاجرین پاکستان میں آ گئے۔ پاکستان نے ان مہاجرین کی پناہ، تعلیم اور روزگار کی سہولتیں فراہم کیں، جس نے دونوں ممالک کے تعلقات میں انسانی اور اخلاقی پہلو شامل کیا۔

4. سیکورٹی اور دہشت گردی کے مسائل

افغانستان میں داخلی تنازعات اور طالبان کی سرگرمیوں نے پاکستان کے لیے سیکورٹی کے مسائل پیدا کیے۔ بارڈر پر دہشت گردوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے تعلقات کشیدہ ہوئے۔

5. اقتصادی اور تجارتی تعاون

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی راہداری، نقل و حمل، توانائی اور تجارت کے شعبوں میں تعاون کے مواقع موجود ہیں۔ پاکستان نے افغانستان کی تعمیر اور ترقی میں مدد فراہم کی۔

6. موجودہ تعلقات اور کوششیں

حالیہ برسوں میں دونوں ممالک نے تعلقات بہتر بنانے کے لیے مذاکرات، سرحدی تعاون، اور اقتصادی منصوبوں جیسے چمن، تورخم اور قندھار راستوں کی ترقی پر توجہ دی ہے۔ باہمی اعتماد اور تعاون کی فضا مضبوط بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔

◆ نتیجہ:

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کا دارومدار سرحدی مسائل، سیکورٹی، مہاجرین، دہشت گردی کے خاتمے اور اقتصادی تعاون پر ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان پائیدار تعلقات صرف تب قائم ہو سکتے ہیں جب باہمی احترام، اعتماد اور خطے میں امن کو ترجیح دی جائے۔

🌟 سوال نمبر 7: اقوام متحدہ کے بنیادی اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لیجیے۔

❖ جواب:

اقوام متحدہ (UN) کے قیام کا مقصد عالمی امن قائم رکھنا، ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دینا اور عالمی مسائل کے حل میں مدد فراہم کرنا ہے۔ اس کے مختلف بنیادی ادارے مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں اور عالمی سطح پر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ذیل میں ان کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

1. جنرل اسمبلی (General Assembly)

- کام: یہ UN کا سب سے بڑا ادارہ ہے جہاں تمام رکن ممالک کی نمائندگی ہوتی ہے۔ عالمی مسائل، پالیسیوں اور بجٹ کی منظوری یہاں کی جاتی ہے۔
- کارکردگی: جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق، ماحولیات اور عالمی امن کے کئی اہم فیصلے کیے ہیں۔ تاہم اس کے فیصلے اکثر مشورتی نوعیت کے ہوتے ہیں، یعنی قانونی پابندی نہیں ہوتی۔

2. سلامتی کونسل (Security Council)

- کام: یہ UN کا سب سے طاقتور ادارہ ہے، جو عالمی امن و سلامتی کے لیے اقدامات کرتا ہے، جیسے فوجی کارروائیاں یا پابندیاں عائد کرنا۔
- کارکردگی: کئی بار عالمی بحرانوں میں فعال کردار ادا کیا، مثلاً خلیج فارس اور لبنان میں امن قائم کرنے میں مدد۔
- مسئلہ: پانچ مستقل رکن ممالک (US، UK، روس، چین، فرانس) کے حق و تو کی وجہ سے بعض اہم فیصلے رکے رہتے ہیں، جس سے کارکردگی محدود ہوتی ہے۔

3. اقتصادی و معاشرتی کونسل (ECOSOC)

- کام: عالمی معاشی، سماجی، تعلیم اور صحت کے مسائل میں رکن ممالک کو تعاون فراہم کرتی ہے۔

- کارکردگی: غربت کے خاتمے، تعلیم کی فراہمی اور صحت کے پروگراموں میں اہم کردار ادا کیا، مگر وسائل کی کمی اور تعاون کی عدم مساوات بعض اوقات کارکردگی میں رکاوٹ بنتی ہے۔

4. بین الاقوامی عدالت انصاف (International Court of Justice)

- کام: ممالک کے درمیان قانونی تنازعات کو حل کرتی ہے۔
- کارکردگی: کئی بین الاقوامی تنازعات حل کیے، لیکن بعض اوقات عدالت کے فیصلوں پر ممالک عمل درآمد نہیں کرتے، جس سے اثر محدود ہوتا ہے۔

5. سیکرٹریٹ (Secretariat)

- کام: یہ UN کا انتظامی ادارہ ہے، جس کی سربراہی سیکرٹری جنرل کرتے ہیں۔
- کارکردگی: عالمی پروگراموں کی نگرانی اور رکن ممالک کے درمیان تعاون کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

◆ نتیجہ:

اقوام متحدہ کے بنیادی ادارے عالمی امن، ترقی اور انسانی بہبود کے لیے مثبت کردار ادا کرتے ہیں، مگر ان کی کارکردگی کبھی کبھار رکن ممالک کی سیاسی دلچسپی، حق و توازن اور وسائل کی کمی کی وجہ سے محدود رہتی ہے۔ اس کے باوجود یہ ادارے عالمی سطح پر تعاون اور مسائل کے حل میں ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔

✨ سوال نمبر 8: بین الاقوامی تنازعات کے حوالے سے اقوام متحدہ کا کردار واضح کیجیے۔

❖ جواب:

اقوام متحدہ (UN) ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جس کا قیام 24 اکتوبر 1945ء کو عالمی امن قائم رکھنے، ممالک کے درمیان تعاون بڑھانے اور انسانی بہبود کو یقینی بنانے کے لیے ہوا۔ خاص طور پر بین الاقوامی تنازعات کے حل میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

1. تنازعات کی روک تھام (Conflict Prevention)

اقوام متحدہ کی کوشش ہوتی ہے کہ تنازعات اس وقت ہی روکے جائیں جب وہ بڑھنے لگیں۔

- یہ سفارتی رابطے، ثالثی اور مذاکرات کے ذریعے ممالک کو متفق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- مثال: اقوام متحدہ نے کئی افریقی اور ایشیائی ممالک میں خانہ جنگی کے بڑھنے سے پہلے کشیدگی کو کم کرنے کے لیے اقدامات کیے۔

2. امن قائم کرنے والی کارروائیاں (Peacekeeping Operations)

- UN اپنے امن مشنز کے ذریعے کشیدہ علاقوں میں جنگ بندی قائم کرواتا ہے۔
- یہ مشنز فوجی اور غیر فوجی اہلکار بھیج کر عوام کی حفاظت کرتے ہیں اور خطے میں امن قائم رکھتے ہیں۔
 - مثال: لبنان اور سوڈان میں UN کے امن مشنز نے امن قائم کرنے میں مدد کی۔

3. ثالثی اور مذاکرات (Mediation and Negotiation)

اقوام متحدہ تنازعات میں ثالثی کا کردار ادا کرتا ہے۔

- یہ فریقین کے درمیان بات چیت اور سمجھوتے کرواتا ہے تاکہ مسائل پر امن طریقے سے حل ہوں۔
- مثال: فلسطین اور اسرائیل کے درمیان کئی بار UN ثالث کے طور پر سامنے آیا۔

4. پابندیاں اور قانونی اقدامات (Sanctions and Legal Measures)

- اگر کسی ملک یا گروہ نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی تو اقوام متحدہ سلامتی کونسل کے تحت پابندیاں عائد کرتی ہے۔
- یہ اقتصادی، تجارتی یا سفارتی پابندیاں ہو سکتی ہیں۔
 - مقصد: فریقین کو تشدد سے باز رکھنے اور پر امن حل کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرنا۔

5. انسانی حقوق اور امداد (Humanitarian Aid and Human Rights)

- UN جنگ یا بحران کے شکار علاقوں میں انسانی زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔
- اس میں خوراک، پانی، دوا، پناہ، تعلیم اور انسانی حقوق کی نگرانی شامل ہے۔
 - یہ اقدامات تنازعات کے منفی اثرات کم کرنے اور انسانی زندگی بچانے میں مدد دیتے ہیں۔

6. بین الاقوامی عدالت انصاف (International Court of Justice – ICJ)

UN کی بین الاقوامی عدالت انصاف ممالک کے درمیان قانونی تنازعات حل کرتی ہے۔

- یہ سرحدی مسائل، سمندری حدود، معاہدوں کی خلاف ورزی جیسے مسائل پر فیصلہ کرتی ہے۔
- مثال: بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان سرحدی مسائل کو عدالت انصاف نے دیکھ کر حل کرنے کی کوشش کی۔

◆ خلاصہ:

اقوام متحدہ بین الاقوامی تنازعات کے حل میں ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے:

- یہ امن قائم رکھتا ہے، مذاکرات کرواتا ہے، ثالثی کرتا ہے، پابندیاں عائد کرتا ہے اور انسانی امداد فراہم کرتا ہے۔
- UN کا یہ کردار دنیا میں استحکام، انصاف اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔
- اگر اقوام متحدہ مؤثر انداز میں کام کرے تو عالمی سطح پر جنگیں اور تنازعات کم ہو سکتے ہیں۔

☀ سوال نمبر 9: اسلامی کانفرنس کی تنظیم میں پاکستان کا کردار بیان کیجیے۔

◆ جواب:

اسلامی کانفرنس کی تنظیم (Organization of Islamic Cooperation – OIC) 1969ء میں قائم ہوئی تاکہ اسلامی ممالک کے

درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے اور امتِ مسلمہ کے مسائل کو عالمی سطح پر اجاگر کیا جا سکے۔ پاکستان نے اس تنظیم میں اہم اور فعال کردار ادا کیا ہے۔

1. OIC کی تشکیل میں تعاون

- OIC کا پہلا اجلاس 1969ء میں جدہ، سعودی عرب میں ہوا۔
- اس اجلاس میں پاکستان نے امتِ مسلمہ کے اتحاد اور باہمی تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔
- پاکستان کی نمائندگی نے تنظیم کے قیام میں اہم کردار ادا کیا تاکہ مسلمانوں کے مسائل عالمی سطح پر زیرِ بحث آئیں۔

2. مسئلہ کشمیر میں حمایت

- پاکستان نے OIC کے پلیٹ فارم سے کشمیر کے مسئلے کو عالمی سطح پر اجاگر کیا۔
- OIC نے کئی قراردادیں منظور کیں جو بھارتی مظالم کے خلاف کشمیری عوام کی حمایت کرتی ہیں۔
- پاکستان نے ہمیشہ OIC فورمز پر یہ موقف پیش کیا کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہیے۔

3. اقتصادی اور ترقیاتی تعاون

- پاکستان نے OIC کے اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا۔
- مختلف اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی ترقیاتی منصوبوں میں پاکستان نے فعال کردار ادا کیا۔

4. سیاسی اور سفارتی کردار

- پاکستان نے OIC کے اجلاسوں میں سفارتی مشاورت اور سیاسی مسائل پر رہنمائی فراہم کی۔
- اسلامی ممالک کے درمیان اختلافات کم کرنے اور امت مسلمہ کے مفادات کی حفاظت میں پاکستان نے ثالثی کا کردار ادا کیا۔

5. ثقافتی اور تعلیمی تعاون

- پاکستان نے OIC کے پلیٹ فارم سے اسلامی ممالک میں تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تبادلوں کو فروغ دیا۔
- پاکستانی طلبہ اور ماہرین نے مختلف پروگراموں میں حصہ لے کر علم و تجربے کا اشتراک کیا۔

◆ نتیجہ:

- پاکستان OIC میں ایک فعال اور رہنما ملک کے طور پر سامنے آیا ہے۔
- اس نے کشمیر کے مسئلے کو اجاگر کرنے، اقتصادی تعاون بڑھانے، اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد قائم رکھنے اور ثقافتی تعلقات مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔
- پاکستان کی OIC میں شرکت نے اسلامی دنیا میں سیاست، امن اور ترقی کے فروغ میں مثبت اثر ڈالا ہے۔

☀ سوال نمبر 10: پاکستان کے کردار کے حوالے سے اقتصادی تعاون کی تنظیم کی کارکردگی پر روشنی ڈالیے۔

◆ جواب:

اقتصادی تعاون کی تنظیم (Economic Cooperation Organization – ECO)

ممالک کے درمیان معاشی، تجارتی اور تکنیکی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ یہ تنظیم 1964ء میں ایران، پاکستان اور ترکی کے ذریعہ قائم ہوئی، اور بعد میں وسطی ایشیائی ممالک نے بھی رکنیت حاصل کی۔

- پاکستان نے ECO میں ایک فعال اور رہنما کردار ادا کیا ہے۔

1. تجارتی تعاون میں کردار

- پاکستان نے رکن ممالک کے درمیان تجارتی روابط بڑھانے کی کوشش کی۔
- تجارتی میلوں، ٹریڈ ایکسچینج اور مارکیٹ رسائی کے ذریعے پاکستانی مصنوعات رکن ممالک تک پہنچائی جاتی ہیں۔
- اس سے رکن ممالک کے درمیان اقتصادی فائدہ اور باہمی تعلقات مضبوط ہوئے۔

2. توانائی اور انفراسٹرکچر میں تعاون

- پاکستان نے ECO کے تحت توانائی، ٹرانسپورٹ اور انفراسٹرکچر منصوبوں میں شراکت کی۔
- ریل، سڑکیں اور توانائی کے منصوبے معاشی روابط کو مضبوط کرتے ہیں۔
- مثال: پاکستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے درمیان توانائی اور پائپ لائن منصوبے۔

3. سماجی اور ثقافتی تعلقات

- پاکستان نے ECO کے پلیٹ فارم سے تعلیم، صحت اور ثقافت کے شعبوں میں تعاون بڑھایا۔
- تعلیمی سکالرشپ، سیمینار اور تربیتی پروگراموں کے ذریعے علم اور تجربے کا تبادلہ ممکن ہوا۔

4. سیکورٹی اور سیاسی تعاون

- پاکستان نے ECO میں خطے کے استحکام اور باہمی سیکورٹی کے لیے شراکت کی۔
- دہشت گردی کے خلاف تعاون اور سرحدی تحفظ میں پاکستان کی کوششیں اہم رہی ہیں۔

5. پاکستان کی فعال قیادت

- پاکستان نے ECO اجلاسوں میں مفاہمت، منصوبہ بندی اور عملی اقدامات میں ہمیشہ نمایاں کردار ادا کیا۔
- پاکستان کی کوششوں سے ECO نے معاشی اور تجارتی منصوبوں کی کامیاب تکمیل میں پیش رفت کی۔

◆ خلاصہ:

پاکستان ECO میں ایک اہم اور فعال رکن ملک ہے:

- اس نے تجارتی، توانائی، تعلیمی، ثقافتی اور سیکورٹی شعبوں میں تعاون بڑھایا۔
- پاکستان کی شراکت سے ECO نے خطے کی معاشی ترقی، اتحاد اور استحکام میں مثبت کردار ادا کیا۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2025 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.